4043-اللہ تعالی کے اسماء حسنی کی معرفت کی اھمیت

سوال

اللہ تعالی کے اسماء حسنی کی معرفت کی کیا اھمیت ہے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی کے اسماء حسنی کی معرفت کی بہت زیادہ اھمیت ہے جومندرجہ ذیل نقاط سے واضح ہوتی ہے :

1-یہ کہ اللہ تبارک وتعالی اوراس کے اسماء حسنی اورصفات کا علم مطلق طور پر سب سے اعلی اوراشرف علم ہے ، کیونکہ علم کا شرف معلوم یعنی جس کا علم حاصل کیا جارہا ہے اس کے شرف سے ثابت ہوتا ہے ، اوراس علم میں جس کا علم حاصل کیا جارہا ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالی اوراس کے اسماء وصفات کا علم ہے ، تواس علم کے حصول میں مشغول ہونا اوراس کی فہم حاصل کرنا بندے کے لئے سب سے اعلی اوراشرف کام ہے ۔

اوراسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت ھی واضح طور پر بیان فرمادیا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسے بیان کرنے کے اھتمام کی بنا پر ہی صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم جمیعا نے اس میں کوئ اختلاف نہیں کیا جس طرح کہ بعض دوسرے احکام میں اختلاف کیا ہے ۔

2-یہ کہ اللہ تعالی کی معرفت اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ اللہ تعالی کی خشیت اوراس کی محبت اختیار کی جائے ، اوردل میں اسی کا خوف رکھا جائے اور ، اوراسی سے امیدیں وابستہ کی جائیں ، اوراسی اللہ تعالی کے لئے ہی اپنے اعمال کی خالص کیا جائے ، جوکہ سعادت اورعین عبادت ہے ، اوراللہ تعالی کی معرفت اس وقت ہی حاصل ہوسکتی ہے جب اللہ تعالی کے اسماء حسنی کی معرفت حاصل ہواوران کے معانی کو سمجھا جائے ۔

3-اوراللہ تعالی کی اسماء حسنی ساتھ معرفت ایمان میں زیادتی کا باعث ہے ، شیخ عبدالرحمان بن سعدی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ کہ :

(اللہ تعالی کے اسماء حسنی پرایمان لانا اوران کی معرفت توحید کی تینوں اقسام : توحید ربوبیت اور توحید الوھیت اور توحید اسماء وصفات کو متضمن ہے ، اور یہ اقسام ایمان کی روح اور خوشی ہے ، اورروح کا معنی دل کو غمی سے خوشی اورراحت ہے ، اوریہ ایمان کی اصل اوراس کی غایت ہے ، لھذا بندے اللہ تعالی کے اسماء حسنی اوراس کی صفات کی معرفت حاصل کرے گا اس کا ایمان بھی اتنا ہی زیادہ اوریقین قوی ہوگا) التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی ص 41

4-اللہ تبارک وتعالی نے مخلوق پیدا ہی اس لئے کی ہے کہ وہ اسے پہچانیں اوراس کی عبادت کریں ، اوریہی وہ چیز ہے جوکہ ان سے انتہائ مطلوب ہے ۔

اس لئے کہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

(رسولوں کی دعوت کا لب لباب اوراس کی کنجی معبود برحق کی معرفت وپہچان اس کے اسماء وصفات اورافعال کے ساتھ ہے ، اوراسی معرفت پر رسالت کی شروع سے لیکر آخر تک بنیاد اوردارومدار ہے) الصواعق المرسلۃ علی الجھمیۃ والمعطلۃ لابن قیم رحمہ اللہ (1/150-151)

توبندے کا اللہ تعالی کی معرفت میں مشغول ہونا اس کام میں مشغول ہونا ہے جس کے لئے اللہ تعالی نے اسے پیدا فرمایا ہے ، اور اسے ترک وضائع کرنا ایسا کام ہے جس کے لئے بندہ پیدا کیا گیا ہے اسے نہ کرنا ہے ، اور ایمان کا معنی یہ نہیں کہ صرف زبان سے کہہ دیا جائے اور اس کی معرفت اور علم حاصل نہ کیا جائے ، اس لئے کہ حقیقت ایمان یہ ہے کہ بندہ اپنے اس رب کو جانے اور پہچانے اور اس کی معرفت حاصل کرے جس پر وہ ایمان لایا ہے ، اور اسے اللہ تعالی کی معرفت اسماء وصفات کے ساتھ حاصل کرنے میں کوشش کرنی چاہئے ، لہذا اسے جتنی اللہ تعالی کی معرفت ہوگی اس کا ایمان بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا ۔

5-اللہ تعالی کے اسماء حسنی کا علم حاصل کرنا ہر معلوم کے ساتھ علم کا اصل ہے ، جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

(بیشک اللہ تعالی کے اسماء حسنی کا علم ہر معلوم چیز کے علم کی اساس اور بنیاد ہے ، لھذا یہ معلومات اس کے سوا ہے یا تو اللہ تعالی کی مخلوق ہوگی یا پھر اس کا امر ، اور یا اس چیز کا علم ہوگا جس کی اللہ تعالی نے تکوین کی ہے ، اور یا اس کا علم ہوگا جو اس نے مشروع کیا ہے ، اور خلق اور امر کے علم کا مصدر اللہ تعالی کے اسماء حسنی ہیں ، اور یہ دونوں (خلق وامر) اسماء کے ساتھ ایسے مرتبط ہے جس طرح کہ تقاضا کی گئی چیز کا ارتباط تقاضا کرنے والے کے ساتھ ہو ، اور اسماء حسنی کا شمار ہر معلوم کے جاننے کا اصل ہے ، اس لئے کہ معلومات اس کا تقاضا ہیں اور ان سے مرتبط ہیں ۔۔۔).